تیسری قسط

زمینداری اور جاگیرداری کا

تاریخی پس منظر

از جناب مولوی تقی الدین صاحب بہاری

زمانۂ خلافت کے اہل قطائع

ذیل میں چند ان لوگوں کے نام دیئے جاتے ہیں جن کو رسول اللہ ﷺ اور خلفاء راشدین نے قطائع دئے تھے۔

(۱) رسول اللہؐ نے ابو بکرؓ و عمرؓ کو قطیعہ دیا تھا (الخراج لابی یوسف)

(۲) حضرت علقمہؓ کو حضر موت میں ایک زمین دی تھی (ترمذی)

(۳) حضرت زبیرؓ کو زمین کا ایک بڑا حصہ دیا تھا (الخراج لابی یوسف)

(۴) حضرت بلال بن حارث کو "وادی عقیق" عطا کیا تھا (الاموال)

(۵) فرات بن حیان عجلیؓ کو "یمامہ" میں ایک زمین دی تھی (الاموال)

(۶) یمامہ کے بعض دوسرے لوگوں کو بھی بنجر زمین دی تھی (الاموال)

(۷) عبداللہ بن مسعودؓ کو مدینہ میں مکان دیئے تھے۔ (مشکوٰۃ)

(۸) ابو رافع کے خاندان کو بنجر زمین کا ایک بڑا حصہ دیا تھا (الخراج لابی یوسف)

(۹) انصار میں سے ایک شخص سلیطؓ نامی کو زمین دی تھی (الاموال)

(۱۰) عبدالرحمن بن عوفؓ کو زمین دی تھی (مسند امام احمد)

بنجر زمین کو قابلِ کاشت بنانے کے لئے رسول اللہ نے عام اعلان کر دیا تھا کہ زمین اللہ کی ہے اور انسان اللہ کے بندے ہیں جو شخص بھی بنجر زمین کو زیر کاشت لا سکتا ہے لائے وہ زمین اسی کی ملک ہو گی (نصب الرایہ والخراج لابی یوسف)

رسول اللہ کے بعد خلفاء راشدین نے بھی اس سلسلہ کو قایم رکھا اور متعدد صحابہ مثلاً سعد بن وقاصؓ، عبداللہ بن مسعودؓ، نافعؓ، خبابؓ، زبیرؓ، اسامہ بن زیدؓ، عمار بن یاسرؓ، سعد بن مالکؓ وغیرہ کو قطائع دیئے۔ اور عام اعلان کر دیا کہ جو شخص بھی بنجر زمین کو آباد کرے گا وہ اس کی ہو جائے گی (بخاری والاموال والخراجین)

زمانۂ خلافت میں اس طرح بہت سی بنجر زمینیں لوگوں کے استعمال میں آگئی تھیں اس سلسلہ میں مزید سہولتوں کا پتہ حسب ذیل تصریحات سے چلتا ہے۔

حضرت عمرؓ نے بصرہ کے گورنر ابو موسیٰؓ اشعری کو "قطائع" کے بارے میں جو فرمان لکھا تھا اس کی دفعات یہ ہیں۔

(۱) "قطائع" دینے میں کسی کا نقصان نہ ہو۔

(۲) خراجی زمین نہ ہو (جو بالعموم کاشتکاروں کی ملکیت ہوتی تھی)

حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ نے اپنے گورنر کے نام یہ فرمان لکھا تھا۔

" جتنی خالصہ (سرکاری) آراضی ہیں لوگوں میں تقسیم کر دو اور پیداوار کی حیثیت کے مطابق خلافت کو جتنا بھی وہ ٹیکس ادا کر سکیں اس کو منظور کر لو۔ اگر زمین زیادہ خراب ہے تو مفت دے دو۔ اور اگر آبادکاری کے لئے کوئی شخص نہ تیار ہو تو سرکاری خزانے کے اخراجات سے کاشت کراؤ۔ مگر زمین خالی نہ رہنے دو[۱] "

تاریخ کے طلباء پر یہ بات واضح ہے کہ جن بزرگوں کے نام قطائع کے سلسلہ میں درج کئے گئے وہ سب خدمت خلق کے لئے وقف تھے۔ ان کے علاوہ اہلِ قطائع کاشتکار ہوتے جو خود کاشت کر کے خود بھی منتفع ہوتے اور سرکاری ٹیکس کی ادائیگی کے ذریعہ مفادِ عامہ کی بھی خدمت کرتے تھے۔

---

[۱] الخراج لیحیی ص ۶۳

تاریخ خلافت میں ایک نظیر بھی اس کے خلاف نہیں پیش کی جا سکتی کہ قطعات کسی کے پاس عیش و آرام کے سامان بنے ہوں۔ چنانچہ قاضی ابو یوسف زمانۂ خلافت کے تمام قطائع کے متعلق یہ کلیہ بیان کرتے ہیں۔

"بہت سی روایتیں اس بات کے ثبوت کے لئے موجود ہیں کہ رسول اللہ اور آپ کے بعد خلفاء نے لوگوں کو قطائع دیئے تھے، رسول اللہ نے تالیف قلوب کے لئے آراضی کو قابل کاشت بنانے کے لئے قطائع دیئے تھے۔ ایسے ہی خلفاء نے جن لوگوں کو قطائع دیئے وہ وہی لوگ تھے جن کا اسلام میں کوئی فائدہ تھا اور وہ قیام امن وامان پر مامور تھے۔ رسول اللہ اور خلفاء نے اسی میں ملک وقوم کی بہتری سمجھی تھی اگر یہ بات نہ ہوتی تو کسی کو کسی کا حق دینے کا سوال ہی نہ تھا۔[1]"

الغرض قطائع ان لوگوں کو اس لئے نہ دیئے گئے تھے کہ اس کے ذریعہ وہ عیش و آرام کر سکیں بلکہ یہ قطعات ان کو معاش کی فکر سے آزاد کر کے خدمت خلق کے لئے وقف ہو جانے کا سامان کر دیتے تھے۔ (جاری ہے)

---

[1] الخراج ص ۶۲ الاموال ص ۲۷۹

ترجمان السنۃ

چار جلدوں میں

ترجمان السنہ حدیث شریف کی ایک لاجواب کتاب ہے جس کے ذریعے سے فرمودات نبوی کا نہایت اہم اور مستند و معتبر ذخیرہ نئے عنوانوں اور نئی ترتیب کے ساتھ عام فہم زبان میں منتقل کیا گیا ہے۔ اس کتاب میں احادیث نبوی کے صاف و سلیس ترجمہ کے ساتھ تمام متعلقہ مباحث کی دلپذیر تشریح و تفسیر کی گئی ہے اور اس تشریح میں سلف صالح کی پیروی کے ساتھ جدید ذہنوں کی بھی پوری پوری رعایت کی گئی ہے۔

قیمت مکمل چار جلدیں غیر مجلد — ۷۰۰ روپے * مجلد — ۸۲۰ روپے